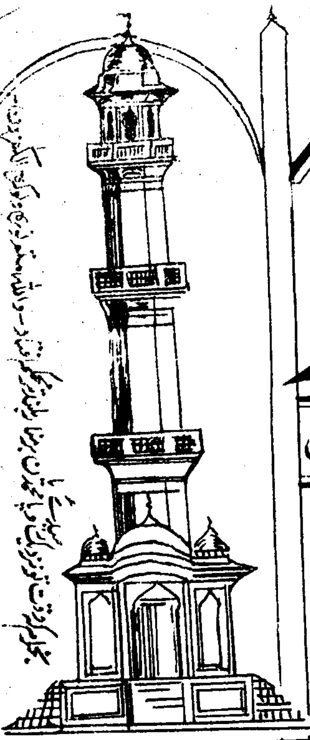
رجسٹرڈ ایل نمبر ۔
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ
إِنِّيْ أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ / اٰوَى الْقَرْيَةَ



الحکم

چہ گویم باتو گرائی جہادر قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر ہے (۴) غیر مذاہب والون سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عہ

جلد (۱۰) — قادیان دار الامان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ — نمبر (۱۵)

فہرست مضامین

(۱) تازہ الہامات و رویا + لغات القرآن ۔ صہ اول
" سرپرستان الحکم اطلاع دیں ۔ وغیرہ
(۲) تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان + اور یکی بشارت + استفسار اور اسکے جواب صہ ۲
(۳) ایک سربستہ راز کہلتا ہے + مولوی اشرف علی صاحب
" تہانوی لفظ تمر ۔ صہ ۳
(۴) پیام اسلام (اور) پادری احمد مسیح نابینا واعظ ایس پی جی مشن دہلی کا ہار جانے کا اقرار اور میدان مباحثہ سے فرار ۔ صہ ۴ – ۵
(۵) دو حیدر آبادی بزرگوں میں خط و کتابت صہ ۵ تا ۹
(۶) مختصر نوٹ ۔ اور ایک تازہ پیشگوئی ۔ صہ ۹ تا ۱۱
(۷) ریویو ۔ ضرورت کتاب تحفہ آریا سماج پر ریمارک ۔ گذارش صہ ۱۱
(۸) اشتہارات صہ ۱۲-۱۳-۱۴

تازہ الہامات و رؤیا

۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء ۔ (۱) رَبِّ لَا تُضِيْعُ عُمُرِيْ وَعُمُرَهَا وَاحْفَظْنِيْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تُرْسَلُ إِلَيَّ ۔

ترجمہ ۔ اے رب میری اور اسکی عمر کو ضائع نہ کیجیو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو ۔ جو میری طرف بھیجی جاویں ۔

(۲) إِنَّهُ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُغْنِيْكَ ۔

ترجمہ تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے غنی کر دے گی ۔

(۳) أُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ ۔

ترجمہ ۔ تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا جو تجھے خوش کر دیگی ۔

(۴) عِنْدِيْ حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ جَبَلٍ ۔

ترجمہ ۔ میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے ۔

(۵) أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ترجمہ ۔ کیا تو نہیں جانتا ۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پہ قادر ہے ۔

(۶) "آسمان سے دودھ اترا ہے محفوظ رکھو" ۔

۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء ۔ (۱) "تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے" ۔

(۲) اللّٰهُ خَيْرٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۔

ترجمہ ۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز سے بہتر ہے ۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء (۱) "دشمن کا بھی ایک وار نکلا" ۔

(۲) وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۔

ترجمہ ۔ یہ دن (خوشی و غم یا فتح یا شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگون میں پھیرا کرتے ہیں ۔

لغات القرآن

سید عبد الحی عرب نے مندرجہ بالا نام کی ایک کتاب لکھی ہے جسکا پہلا حصہ چھپکر شائع ہو گیا ہے اسکی قیمت عہ محصول ڈاک کے بغیر ہے ۔ قرآن کریم کی خدمت جس رنگ میں ہو کیجاوے وہ ایک پسندیدہ اور قابل قدر چیز ہے ۔ عرب صاحب نے اس کتاب کو عربی زبان میں لکھا ہے اور اسکا اردو ترجمہ دوست سید سرور شاہ صاحب نے کیا ہے ۔ اگر کتاب صرف اردو میں ہوتی تو زیادہ ضخیم نہ ہوتی ۔ لیکن قرآن کریم کی عظمت کے لحاظ سے عربی زبان ہی کا ہونا ہی مفید ہے اس سے طالب علم نہ صرف قرآن کریم کے لغات کے سمجھنے کا ہی مدعا پالیگا بلکہ عربی زبان کی مہارت بھی حاصل کر سکیگا ۔ بزرگان ملت نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے اور میری اپنی بھی رائے ہے کہ اس قسم کی کتابون کی بہت قدر کرنی چاہیئے تاکہ قرآن کریم کی اشاعت اور اسکی خدمت کا جوش دلون میں پیدا ہووے اور اسکی عظمت شان کا اظہار ہو ۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے اہل بیت اور خدام بحمد اللہ خیریت سے ہیں ۔

(۲) سید عظیم الدین صاحب پلیڈر عثمان آباد (دکن) کئی دنوں سے سعادت اندوز ہیں ۔ اپنے اہل و عیال سمیت ایک لمبا سفر کر کے محض ابتغاء لوجہ اللہ حاضر ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اپنے مقاصد میں بامراد کرے ۔

(۳) لاہور سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ خواجہ کمال الدین صاحب ۔ میاں معراج الدین عمر اور مفتی روشن الدین صاحب سٹیشن ماسٹر دہاں سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات سے خصوصیت سے آنے والوں میں قابل ذکر ہیں

سرپرستان الحکم اطلاع دیں

عرصہ سے اکثر احباب جنکو الحکم کی بہتری اور ترقی کے ساتھ خاص دلچسپی ہے مجھے الحکم کی موجودہ بڑی تقطیع کو اصل تقطیع فل سکیپ کیصورت میں تبدیل کر دینے کا مشورہ دیتے ہیں ۔ اس لحاظ سے کہ یہ تقطیع بڑی اور مضامین زیادہ سما سکتے ہیں میں پسند کرتا ہوں مگر اس میں شک نہیں کہ بڑی تقطیع کیوجہ سے چھپائی میں بعض نقص ضرور رہ جاتے ہیں لہذا اگر سرپرستان الحکم کو اعتراض نہ ہو تو یکم جولائی سے اصل تقطیع کیصورت میں تبدیل کر دیا جاوے ۔ صرف وہ احباب اطلاع دیں جنہیں اعتراض ہو ۔

وی پی

مطبع کی طرف سے جاری ہو رہے ہیں ۔

درخواست نماز جنازہ غائب

میاں احمد حسن صاحب کاٹھ گڑھ والے چند یوم ہوئے فوت ہو گئے ہیں ۔ لہذا جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے ۔

اطلاع

اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے ۔ جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اسکو چاہیئے کہ جو پرچہ نہیں پہونچا وہ پرچہ اخبار کی اگلی اشاعت تک طلب کریں ورنہ بعد میں وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا ۔ منیجر ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عبدالحکیم مرتد جماعت احمدیہ کے لئے اعلان

چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم کو اور اعلیٰ باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی جو بجز گندہ اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بیجا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا اور محض اپنی طرف سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی لکھا کہ پیشگوئیاں جنپر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جسطرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہونچا دیا ہے اُن تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجایش نہیں علاوہ اسکے میری تکفیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اسنے دغاباز حرام خور مکار فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باہر مجھے کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اُس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں **تو میں اُمید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہونچ گیا** ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے انکی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندہ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اوسکے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون۔

اب چونکہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا اسلئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اوس سے بکلی قطع تعلق کر لیں اسکے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین آمین آمین۔

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود
از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اسوجہ سے ہوئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کر کے اسی کی سچی اتباع کی تھی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے موافق وہ روحانی اور جسمانی عروج بھی تنزل ہو گیا۔ یہانتک موجودہ حالت تک نوبت پہونچی کہ جبکا خاکہ اسلامی جہاز اور اسلامی بگڑا آج کل کسی قدر کھینچ رہے ہیں اور باوجود اس کے پھر بھی کتاب اللہ سے اسقدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اسکی سچی معرفت بھی مفقود ہوگئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تھا کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بھی اس سے بے اعتنا ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی بے اعتنائی آخری حد تک پہونچ جائیگی اور اسکی اس حالت کو دیکھکر بیرونی حملے بھی اس زور سے کئے جائینگے کہ بہت سے لوگ یقین کر لیوینگے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اوسکی خبرگیری اور دستگیری کرونگا اور اپنے خاص فضل سے صلح اور علم ما کا من لدنا تاصیلاً کا مصداق بنا کر دنیا میں بھیجونگا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفع اور اندرونی خللوں کی اصلاح کر کے پھر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قایم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پھونک دے۔ چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے موئید ہو کر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے جو کہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جو کہ عین قرآن ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلالی صورت ہے جو فیج اعوج کے بھرے ابر سے چھپی ہوئی کہ وہ حضرت خاتم النبیین کے وقت میں ستھرے اور نیر ہے نیز اسی طرح موافقین و مخالفین تک پہونچائے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالہ اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قایم کی گئی ہے کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں سعید بچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں اور آپ کے رنگ سے رنگین۔ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ یا یوں کہو کہ خدا کے تازہ فضل افضل سے بہرہ ور ہو کر اس کے لئے تیار ہو رہے ہیں کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہونچائیں لیکن باوجود اس کے اسوقت تک اس امر کا کافی انتظام نہ ہوا تھا کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے احباب پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکھی ہے وہ یہ ہے کہ اس ضرورت عظمیٰ اور فائدہ کبریٰ کے پورا کرنے کی طرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرما کر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ماہوار رسالہ جاری کیا جاوے۔ جس میں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن بالاستیعاب اور مسلسل درج ہو۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب اور مذاہب باطلہ کے استدلالوں کی تردید۔ وقتاً فوقتاً مدرسہ کے حالات سے قوم کو خبر دینا بھی ایک ضروری امر ہے۔ اور یہ بھی اس رسالہ کے ذریعہ پورا کیا جائیگا یہ رسالہ چالیس صفحہ کا ہوگا۔ اور بنظر تعمیم فائدہ اس کی قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اس کا پہلا پرچہ یکم جولائی ۱۹۱۰ء کو انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوگا

المشتہر خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔
مینیجر رسالہ تعلیم الاسلام

استفسار اور اونکے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب ایک دو مسائل بخدمت شریف میں تحریر کئے جاتے ہیں۔ انکا جواب الحکم میں شائع کر کے سرفراز فرماوین تاکہ عام لوگوں کو بھی مستفید ہوں۔

(۱) استعمال دانہ کھانڈ کی بابت کیا حکم ہے مشہور ہے کہ اسکی سازش ناجائز اشیاء سے ہوتی ہے۔

(۲) زمین کا رہن ایکر اوسکی آمدنی سے فائدہ اٹھانا۔ اس پر مفصل بحث ہونی چاہئے۔ اور اقوال ائمہ سابقہ بھی اسکی بابت درج ہونے چاہئیں۔

(۳) بیاہ شادیوں میں جو زیور وغیرہ سسرال اور والدین لڑکیوں کو دیتے ہیں وہ ملکیت کس کی ہوتا ہے۔ رواج تو یہ ہے کہ لڑکی کے پرچانے سے سب کا سب اوسکے سسرال رکھ لیتے ہیں۔ اس پر بھی مفصل بحث ہو۔ فقط

میں امید کرتا ہوں کہ ہفتہ آیندہ الحکم میں انکا جواب آپ شائع کر دینگے۔

راقم۔ اسمعیل پٹواری کلاس والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

الجواب

اللہ نے حرام چیزوں کی تفصیل کر دی ہے۔ اور احادیث میں اور بھی واضح کیا گیا ہے۔

(۱) دانہ کھانڈ کی حرمت شرع اسلام میں بالکل ثابت نہیں۔ یہ ہندو کی سودیشی تحریک کی بات معلوم ہوتی ہے۔ جو اون کے اپنے اغراض کے متعلق ہے ہم اہل اسلام کو ایسے خیالی وساوس میں پڑنا مناسب نہیں۔ عیسائیوں کے پانی اور کھانے کو خدا تعالےٰ نے حرام نہیں کہا اور کھانا جائز رکھا ہے۔ ہاں شراب۔ سور اور مردار۔ جو موجودہ عیسائی استعمال کرتے ہیں قرآن کریم نے اسکو جائز نہیں رکھا۔ اور قرآن میں صاف ہے۔ ولقد فصل لکم ما حرم علیکم۔

(۲) زمین یا جانور کا رہن رکھنا جائز ہے۔ اگر اوسپر مرتہن کا کچھ خرچ ہوتا ہے تو نفع یا نقصان برداشت کر سکتا ہے۔ اور اسپر کئی دفعہ الحکم میں بحث ہو چکی ہے۔

(۳) جو زیور اور مال شادی میں بیوی کے گھر لانے سے پہلے دیا گیا ہے وہ سب بی بی کا مال ہے۔ اور جو گھر لانے کے بعد دیوے تو وہ جسکو دیوے اوسکا مال ہے۔ کیا معنے۔ کہ بیوی کے بھائی یا باپ یا ماں یا رشتہ داروں کو کچھ دیا جاتا ہے وہ انکا مال ہے۔ اور عمدہ سلوک ہے۔

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بیجا مخالفت ایک تاریک غبار ہے جو دل و دماغ کو مکدر کر کے انسان کو صحیح نتائج پر پہونچنے سے روک دیتا ہے میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں جو ہمیشہ سے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے انکو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں تو دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے۔ یہہ کوئی نئی بات نہیں انبیاء و رسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر محض الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں

انا کنا خاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا تو اسی سنت و آئین کے موافق اسکی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں مگر وہ خداتعالیٰ کے وعدہ کے موافق کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اسوقت ان مکاید کی تصریح نکروں گا جو اسکی مخالفت میں بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سال گذشتہ میں میں نے ایک اخبار اہلحدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں مجھے خیال تھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا اور وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے بلکہ محض اسوجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہلحدیث پر بھی افسوس ہے کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہلحدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے انکی تنقیدی قوت اور بھی بڑھ [illegible]
[illegible]

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کو اس نمونہ کے متعلق لکھ کر بتاؤنگا کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے لیکن بہرحال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔

اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہو چکا تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران ہو جائیں گے جب یہہ معما پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہلحدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خداترسی ہے تو اسے چاہئے کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں مگر میرا خیال ہے کہ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بیجا مخالفت نے انکے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے وہ کبھی یہ جرأت نکریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شدومد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی اور اہلحدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جن ایام کے واقعات اسنے اہلحدیث میں شائع کئے ہیں انہیں ایام میں مندرجہ ذیل خط وہ ڈیرہ غازیخان کے ایک محرر جوڈیشل کو لکھتا ہے یہہ کارڈ ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈیرہ غازیخان میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امابعد جواباً سچ سچ گذارش ہے کہ باقتضائے شرافت و عدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذاللہ مرزا صاحب رح کی افترا پردازی پر دال ہو جو وہ آخری جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں میں مرزا صاحب رح کی نسبت یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں اعنی جس مضمون کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا میرے نزدیک اُسمیں اونکی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں میں اونہیں اون حالات سے جو ابتک مجھے حاصل ہوئے اور نیز اون کے چلن سے اونہیں اشرف جانتا ہوں۔ اور اسوقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے ہی میرا خیال ہے کہ اونکی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہوگا۔ مرزا صاحب کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اوسے خفیف سمجھکر اوسکی طرف توجہ نکی جاوے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ ہی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کیطرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنی سے تاویل کرنا مجھے پرشاق ہوتا ہے لہذا میں جب تک کہ اون احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب سے فیصلہ نہ کرلوں آخری مذہب بارہ میں نہیں کہہ سکتا اسی لئے میں واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا گو پہلی چلا جانا بھی منظور ہے معلوم ہوتا تھا میں نے الیف اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہو سکنے کے میری کرسی اور سیمپ ہات مولوی کے پاس ہیں تا کہ خراب نہو
[illegible]

دہلی سے والد نے بھیجی ہے سو چمک کتی ہے جو قیمت مناسب خیال کریں مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جسقدر آپکہیں مجھے منظور ہے۔ اگر نہیں تو مولوی موصوف وہ بیچ کر قیمت آپکے حوالہ کر دیگا۔ جو بچیگا میں خود فوراً روانہ خدمت کر دونگا ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھدیا ہے۔ راقم عبداللہ

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اسپر غور کریں اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اسکو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر بہاں سے جانیکے بعد جسکی وجوہات میں پھر ضرور بتاؤنگا اسنے جو کچھ اہلحدیث میں لکھا ہے اسکی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے یا تو اسنے اہلحدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بیہودہ اور لغو ہے اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے اسکا اختیار ہے اہلحدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اسکا جواب طلب کرے کہ اب وہ کیا کہتا ہے میں اسکی مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھونگا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہلحدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہلحدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کرکے لوگوں کو گمراہ کریں تو وہ یاد رکھیں کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑیگی اور انکے اندرونی حالات کو طشت ازبام کرنیکا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوں سے باز آئیں خداتعالیٰ نے اس سلسلہ کو ایسی بیہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہونچ سکتا بلکہ یہ اسکے سرسبز کہیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا اللہ ان کنتم مومنین۔

راقم واقعات حقہ پر غور کرنے والا اجر ملسٹ

مولوی اشرفعلی صاحب تہانوی اور لفظ قمر

مولوی اشرفعلی صاحب کے رسالہ خطاب الملیح پر ایک مجمل ریویو میں الحکم مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں آجکل پہر بجنگ آباد کی نہایت سنجیدہ اور متین مولوی صاحب نے (جنکو میں نیک فطرت اور تمام بجنگ آباد کی مولویوں میں ذی علم اور بزرگ سمجھتا ہوں) وہی کتاب خطاب الملیح پیش کر کے کسوف و خسوف والی حدیث کے متعلق مولوی اشرفعلی صاحب کی عبارت پر توجہ دلائی جسمیں انہوں نے مختصر طور پر قرآن شریف کی دو آیتوں سے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ لفظ قمر کا اطلاق ہلال پر بھی ہو سکتا ہے اور اسلئے دارقطنی کی حدیث متعلق (اونکے نزدیک) مرزا صاحب کی وہ مشہور توجیہ (جسکو ہر ذی علم تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا) غلط ہے۔ میرے قلب میں تحریک پیدا ہوئی کہ خطاب الملیح پر ایک مفصل ریویو لکھا جاوے جو مولوی اشرفعلی صاحب کے نفیس مغالطوں اور باریک غلطیوں کو پوشیدہ رہنے دے یہ مفصل ریویو جب خدا کو منظور ہوگا ہدیہ ناظرین ہوگا مگر اسوقت میں مذکورہ بالا مغالطہ کے متعلق کچھ ذیل میں عرض کرتا ہوں۔

مولوی صاحب موصوف نے جو آیتیں پیش کی ہیں انمیں ایک آیت تو [illegible] لکھکر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ اوسکا مطلب یقینی ہے کہ منازل کا آخر الذی حسابا جانا اول ہی شب سے شروع ہو جاتا ہے باوجود اسکے پہر اس مطلب کو بھی کہا گیا۔ میں کہتا ہوں اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ لفظ قمر ہلال پر اطلاق ہو سکتا ہے مولوی صاحب انصاف کریں کسقدر مستبعد ہے الفاظ آیت میں کہیں اسکا ذکر نہیں جبتک مولوی صاحب یہ کلیہ اس آیت کے ساتھ شامل نہ کیا جاوے "یقینی ہے کہ منازل کا آخر حساب جانا اول ہی شب سے شروع ہوتا ہے" ہرگز مولوی صاحب کا استدلال پورا نہیں ہوتا حساب کرنیکا ایسا اعتباری امر ہے کہ جسکو بدر یہ نسبت ہلال کے زیادہ تعلق ہے یعنی یہ ممکن ہے کہ آدمی کو ہلال کے متعین کرنیمیں غلطی ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے مگر بدر کے متعین کرنیمیں غلطی نہیں ہو سکتی اور بدر قمر کے تحت میں داخل ہے سوائے اسکے کہ قمر کا چاند پر تیرھوین سے پندرھوین تک ہو سکتا ہے تو چودھوین تاریخ کا چاند بدر جو بادل ہو حساب کے لئے ضروری ہے اگر کسی یقینی چیز پر بنیاد رکھی جاوے یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ ہلال میں کہانتک حاصل ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ لوگوں کو قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کے متعین کرنیمیں کیسی غلطی ہوتی ہے مگر بدر کے تعین میں کبھی غلطی نہیں ہوتی اور حساب کرنا اعتباری امر ہے چاند کی تاریخ کسی سے بھی شروع کیا جاسکتا ہے چنانچہ ہندوؤں کے یہاں بدر ہی سے ہمیشہ شروع ہوتا ہے۔ غرض اس آیت شریفہ کا یہ مطلب قرار دینا کہ بدر ہی سے تمہارے لئے آخر حساب بنایا زیادہ قرین قیاس ہے۔ علاوہ اس قاعدہ کے کہ جبتک کوئی تعذر موجود نہو ہمیشہ فرد کامل مراد لیا جاتا ہے لیں یہاں قمر کا فرد کامل بدر مراد لینے کے لئے کئی وجوہ متواتر موجود ہیں۔

دوسری آیت والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم میں بھی اگر قمر سے بدر مراد لیا جاوے تو آیت کے معنی زیادہ صاف اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر زیادہ صراحتہً دال ہونگے مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں حاصل یہ کہ خلاف قاعدہ بیست ہوگی یہ خود مولوی صاحب کا استنباط ہے اور صریح الفاظ سے ہرگز یہ مطلب مفاد نہیں ہوتا تعجب ہے کہ مولوی صاحب بلا استنباط (اور وہ بھی اکثر مخالف عقل) تکرار انہیں توڑتے اور دوسروں پر یہ تاکید کہ بلاوجہ تعذر عقلی الفاظ کے صریح معنی ہی لینے چاہئیں۔ مولوی صاحب کا یہ حاصل حدیث کی لفظ آیت کی بنا پر ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ اکثر جگہ قرآن شریف میں بالکل طبعی باتوں کو مثل ہواؤں کے چلنے وغیرہ کے اپنی آیت تعبیر کرتا ہے۔ دوسرے یہ کسوف و خسوف اگرچہ بقاعدہ بیست ہوا مگر اسمیں آیت ہونیکی صلاحیت اس مفہوم کی مطابق بھی موجود ہے جو مولوی صاحب کے ذہن میں ہے کیونکہ اس قسم کا کسوف و خسوف ابتدائے عالم سے نہ تو ابتک ہوا اور نہ آیندہ ہو۔ اس آیت شریفہ میں خداوند عالم اپنی قدرت کاملہ پر اسطرح استدلال کرتا ہے کہ ہم نے قمر جیسی چیز کو عرجون القدیم کی مثل بنا دیا اب اگر یہ کہا جاوے کہ کالعرجون القدیم پر بھی قمر کا ہی اطلاق ہو سکتا ہے تو گویا یہ لازم آئیگا کہ خدا نے قمر کو قمر بنا دیا میں پوچھتا ہوں اسمیں کمال ہی کونسا ہوا لہذا کالعرجون القدیم یعنی ہلال کے مفہوم کو جہانتک ہو سکے قمر کے مفہوم سے بعید قرار دینا چاہئے اور یہ بات جبھی ممکن ہے جب وہ معنی لئے جائیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اسکے جواب میں اگر مولوی صاحب یہ کہیں کہ عاد کا فاعل ضمیر مستتر ہے جو راجع ہے قمر کی طرف اور اسلئے قمر ہی کالعرجون القدیم ہے صرف لفظی نزاع ہے۔ مولوی صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں ہی اسکو متعلق تحقیق کرنا چاہئے تھا۔ راقم اکبر شاہ خاں احمدی نجیب آبادی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم

پیام اسلام

اور

پادری احمد مسیح نابینا واعظ ایس

پی جی مشن دہلی کا ہار جانیکا اقرار اور میدان مباحثہ سے فرار

ناظرین آپکو معلوم ہوگا کہ ۲ - مارچ لغایت ۴ اپریل ۱۹۰۶ء برابر ہفتہ وار اس راقم قاسم علی احمدی اور پادری احمد مسیح نابینا واعظ مشن دہلی کا مباحثہ اس مسئلہ پر کہ آیا مسیح علیہ السلام واقعی صلیب پر قتل ہوگئے تھے ہوتا رہا۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور ذلت واعظ نابینا کو خدا کے فضل سے اس مباحثہ میں میرے مقابل ہوئی وہ ایسی ہے جو عیسائیوں کے دلوں سے عموماً اور احمد مسیح اینڈ کمپنی کے دل سے خصوصاً نہ مٹی جاوے۔ اس سے زیادہ ناکامی اور شکست کی دلیل کیا ہوسکتی ہے کہ دشمن اپنی زبان سے ہار جانیکا اقرار کرے۔ جیسا کہ احمد مسیح نے ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں علی رؤس الاشہاد مان لیا کہ "**میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی**" یہہ وہ اقرار ہے جو خدا نے خصم کی زبان سے حسب مقولہ مشہور "حق بر زبان جاری گردد" نکلوا دیا جس کے اظہار کے بعد بیچارہ نابینا آجتک بچتا رہا ہے اے **حضرات دہلی** آپنے اس سے پہلے بھی کبھی یہ الفاظ اس مشن کے واعظ کی زبان سے کسی دیگر مباحثہ میں سنے تھے؟ کبھی عام جلسہ میں کسی کے مقابل اسنے پہلے بھی اپنی عجز کا اقرار بزبان حال وقال کیا تھا؟ کبھی نہیں! اپنی تمام عیسائی لائف مین اوسکے لئے یہہ پہلا دن ماتم کا تھا کہ جس دن میں اوسکے سارے منصوبے مع اوس کے ممبران پارٹی کے (جو نام کے مسلمان اور کام کے کرسٹان ہیں) خدا قادر نے خاک میں ملا کر ایک **فتح نمایاں** اس ناچیز ذرہ بیمقدار کو ایسی عطا فرمائی کہ جملہ حاضرین جلسہ نے بھی (جنمیں معزز اہل علم اصحاب ہر فرقہ کے موجود تھے) یکزبان ہوکر حلفیہ شہادت حقہ ادا فرما کر ڈگری ہمارے حق میں کردی اور یہ وہ شہادت ہے جسکو نابینا اینڈ کو اگر ذرا بھی بوئے ایمان وحیا رکھتے ہونگے تو رد نہیں کرسکتے۔ اس لئے بدقسمتی سے نابینا صاحب نے تیسرے ہفتہ کے جلسہ میں یہ اظہار بھی کر دیا تھا کہ حاضرین جلسہ کو فریقین کے مذہب سے کوئی تعلق اور لگاؤ نہیں ہے سوائے معدودے چند پانچ دس احمدیوں کے۔" بلکہ آپ نے ترقی کرکے یہانتک فرما دیا کہ سامعین فریقین کو "چھوٹے اور بڑے عیسائی" کے لقب سے یاد کرتے ہیں احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے" اس بنا پر یہ شہادت حقہ مسلمہ خصم ہونیکی وجہ سے نابینا اینڈ کو کے حق میں عمر بھر کو داغ نامرادی وناکامیابی کا دیگئی جسکی تلافی سوائے رجوع بحق اور طرح ناممکن ہے۔ مزید براں یہہ کہ آپ نے ۴ اپریل والے جلسہ میں جو آپکی مقرری کا دن تھا اپنی تقریر کی ابتدا ہی یوں شروع فرمائی۔ کہ حاضرین آپ نے جو جلسہ گذشتہ میں میرے برخلاف احمدی کو ڈگری دیدی ہے۔ اس سے مجھے چندان رنج نہیں بلکہ ایک قسم کی خوشی ہے اور وہ یہ کہ آپ نے بغیر سوچے **جلدی سے سید صاحب کی ڈگری** تو کردی مگر یہ نہ جانا کہ اس ڈگری دینے سے ہم کو سید صاحب کے مذہب اور عقائد کا مان لینا ہی ضروری ہوگیا۔ پس میں بھی سید صاحب کو ہی ڈگری دیتا ہوں کہ آپنے ایک کثیر جماعت سے عقائد احمدیہ کو منوالیا" اسپر حاضرین نے کہا کہ ہمنے امر متنازعہ یعنی مسیح کا صلیب پر نہ قتل ہونا یقین کرلیا ہے جسکو سید صاحب نے نہایت عمدگی سے ثابت کردیا دیگر عقاید احمدیہ کے متعلق نہ یہ مباحثہ تھا نہ اوسکی بابت کوئی شہادت طلب کی گئی تھی پھر تو نابینا اینڈ کو خاموش ہوگئے **اپنے چالاکی کے طالبو** تمنے دیکھا کہ کیا کیا بہروپ اس واعظ نے بدلے ہیں عیسائیوں کی جو منطق ہے نرالی اور چال ہے دجالی مگر مرتا کیا نہ کرتا! ان سب سے بڑھکر آپنے ایک اور تقریر فرمائی جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ "**صاحبو میرا ہار جانا ایسا نہیں ہے جو میرے لئے کچھہ باعث ندامت ہو کیونکہ میں تو سر سے اندھا ہوں اور اندھے بیحیا ہوتے ہیں شرم وحیا کے محسوس کرنیکے واسطے آنکھوں کی ضرورت ہے جو ندارد ہیں پھر مجکو ہار جانیکا کیا غم اور ہم اپنا من سمجھونہ یوں کرلیں گے کہ ہمنے حق اور انجیل کو پیش کیا تھا لوگوں نے نہ مانا چلو فیصلہ شد**" یہہ ہیں حضرات ان گندم نما جو فروشوں کی ایمان اور تقوے کے نمونے۔ یہ ہیں جو نجات یافتہ کہلاتے ہیں اور لوگوں کو نجات دلانے کے ٹھیکہ دار ہیں اور من سمجھونوں سے دفع الوقتی کرتے ہیں افسوس اوس قوم پر جسکی مذہبی واعظ اپنی عبادت گاہوں میں دنیا کو سنا کر خوش ہوتے ہیں۔ نابینا اینڈ کو کے ممبر بھی اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوئے تھے کہ ہمارے پہلوان اور پریسیڈنٹ کمپنی نے بڑا مسخرانہ اور رندانہ جواب دیا ہے۔ شیم شیم شیم پس اوس قادر توانا کا ہزار ہزار احسان ہے جسنے مسیح علیہ السلام اپنے نبی اور رسول کو صلیبی موت سے بچا کر طبعی موت دیکر مرفوع کیا اور اوس کے قتل صلیبی سے بچنے کی دلائل آفتاب سے بھی زیادہ روشن توریت اور انجیل وحماۃ الکتب قرآن پاک کے ذریعہ ہمپر ظاہر کردیئے جنہیں دو حرف دو چار دلیلوں کو پیش کرنیسے نابینا واعظ مشن نے مضطرب الحالی سراسیمگی بیتابی سے پبلک پر کھول دیا کہ وہ حق کے مقابلہ میں مرعوب ہوگیا ہے اور آخر کار ہار جانیکا اقرار بھی کرلیا۔ لہذا اقبالی ڈگری سے بھی اور بروئے دلائل کے بھی اور بروئے شہادت عام کے بھی جو ... دلوں کو حق کیطرف پھیرکر اسلام کی فتح اور ... دہلی میں کرائی فللہ الحمد۔

یہانتک تو احمد مسیح واعظ مشن کے ہار جانے کے اقرار اور شہادت حقہ حاضرین جلسہ کے اظہار کا بیان تھا۔ اب اے حضرات دہلی آپ ... پادری مسٹر پارٹن صاحب چیرمین جلسہ نے ... آخری جلسہ ... مقرر فرمائی تھی ... کردیا تھا کہ ... نے دو دلیلیں ... کرلیا ہے اور میری دلیلیں ... تمام کمال ایک جلسہ میں ... سب دلائل کو چھوڑ کر آخری دلیل ایسی ہی پیش کرونگا جو مسلمہ خصم اور ... انقطاعی ... اتمام حجت کیواسطے انتہائی ہوگی اور قیامت تک دہلی میں یادگار رہیگی" اسکو سنکر بزدل نابینا تاڑ گیا کہ کس قسم کی دلیل ہوگی اس لئے آخری جلسہ کے روز نابینا اینڈ کو نے یہ مشورہ کیا کہ جسطرح ممکن ہو آج قبل پیش ہونے دلیل انقطاعی کے مباحثہ ہی بند ہو جاوے ورنہ خیر نہیں اور ممبران پارٹی نے یہ ریزولیشن پاس کیا کہ جس طرح اور ہفتے پر برابر پانچ ہفتہ سے مباحثہ جاری رہا ہے کہ تمہارا رقیب اپنے وقت میں اول کچھہ نظم پڑھکر پھر تقریر شروع کرتا ہے آج اول ہی تمنے نظم پڑھنے سے اوسکو روک دینا حاضرین جلسہ تمہارے بولنے سے مانیں گے نہیں کہ نظم نہ پڑھی جاوے تمنے اصرار کرنا اسطرح مباحثہ خواہ مخواہ بند ہو جاویگا اور وہ نظم (جسمیں انقطاعی دلیل کا اس کمیٹی کو علم ہوچکا تھا) نہ پڑھی جاویگی" مگر یہ منصوبہ اس کج فہم پارٹی کا بجائے مفید ہونے کے ایسا مضر ہوا کہ نابینا اینڈ کو میدان مباحثہ سے فرار کرنا پڑا۔ واعظ نابینا نظم سے ہی روکا حاضرین نے چیرمین صاحب سے عرض کی کہ نابینا کا کیا حق تھا کہ براہ راست دوسرے مناظر کیوقت میں دخل دے اور کسی تقریر نظم یا نثر سے بموجودگی چیرمین کے مانع ہو حالانکہ اسلامی مناظر نے باوجود نابینا کی مذموم حرکات کے جو خلاف داب مناظرہ مرزا صاحب کے متعلق ہتک آمیز الفاظ کے ذریعہ سے سرزد ہوئیں کبھی اوسکو اثنا تقریر میں نہیں روکا اور نہ اوس کے وقت میں دخل دیا اسی قسم کے چند معقول اغراض حاضرین نے چیرمین صاحب سے بغرض حصول جواب کئے۔ مگر چیرمین صاحب نے بجائے جواب باصواب کے جلسہ کی موقوفی کا حکم صادر فرما دیا۔ تب اس عاجز احمدی نے حاضرین کو کہا کہ میں نظم چھوڑ کر جوابی تقریر سناتا ہوں وہ غور سے سن لیں۔ حاضرین نے یہ منظور نہ فرمایا کہ آخری جلسہ میں بلا وجہ معقول کے محض نابینا اینڈ کو کے منع کرنے سے نظم چھوڑ دی جاوے ورنہ معقولیت سے چیرمین صاحب سمجھا دیں کہ برخلاف پہلے جلسہ ہائے گذشتہ کے آج نظم پڑھنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟ چیرمین صاحب نے اجازت دیدی کہ نظم پڑھی جاوے مگر نابینا صاحب کرسی سے اوچھلکر بولے "اگر نظم پڑھنے کی اجازت آپ دیتے ہیں تو میں چلا جاؤنگا" اتو بیچارے مسٹر پارٹن لاچار ہوگئے اور ... چنانچہ نابینا صاحب کا ... چلتے پھرتے نظر آئے میدان مباحثہ سے چیرمین صاحب اور نابینا اینڈ کو فراری کا سین قابل دید اور واعظ صاحب کی زبان سے لائق شنید تھا اون کی اس شان سے جانیکے بعد راقم الحروف بھی مکرسٹھ ہال یعنی میدان مباحثہ سے تاج فتح وظفر پہنے باہر نکلا حصار جلسہ گرد حلقہ کئے ہوئے منتظر تھے کہ انقطاعی فیصلہ والی نظم سنا دیجاوے اس خواہش اور شوق پبلک نے مجھے مجبور کردیا کہ نظم سناؤں اور زیر جامع مسجد سب نے آکر وہ نظم سنی۔

اب ہم اس کیفیت کے مجملاً بیان کے بعد وہ پیالہ (دلیل) احمد مسیح صاحب نابینا کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کے ٹالنے کیواسطے انہوں نے حیلہ وفریب سے کام لیا تھا اور یہ پیالہ اون کا اپنا مسلمہ اور تیار کردہ منظور شدہ ہے جسے انکار کرنا اونکی دارین کی ذلت اور روسیاہی کا باعث ہوگا۔ اور یہ وہ نظم ہے جسکے سننے سے انہوں نے انکار کرکے سخت ذلت کا موہنہ دیکھا تھا۔ مسٹر پارٹن صاحب چیرمین اور پادری ایس۔ ایس النٹ صاحب سکرٹری ایس پی جی مشن دہلی سے بھی ہماری اسی انقطاعی فیصلہ کی درخواست ہے کہ وہ خود یا اپنے واعظ کو اس میدان کارزار میں نکلنے کے لئے آمادہ کریں اگر مشن مذکور کی جانب سے ایک ہفتہ تک یوم اشاعت اشتہار ہذا سے اس پیام اسلام کا کوئی مطبوعہ جواب نہ آیا تو میں تمام مخلوقات دہلی اور اس اشتہار کے دیکھنے اور سننے والوں کو گواہ کرتا ہوں کہ خدا کی حجت نصاری مشن دہلی پر پوری ہوگئی۔ اور گواہ رہ تو بھی اے آسمان اور اے سرزمین دہلی کہ بیٹے پیام اسلام پہونچا کر عیسائیان مشن مذکور پر اتمام حجت کردی۔

آخری پیام اسلام

ہوا احمد سے تو منکر مسیحیت تجھی بہائی
کہانسی تجھہ کو اے ظالم تری قسمت کہاں لائی
چہ سودا ز رہبر کامل سیہ کاران قسمت را
تری حالت پہ یہ ضرب المثل کیسی درست آئی
مقابل احمدی کے ہوکے آخر موںہہ کی کہا بیٹھا
نہ تجھہ کو شرم کچھہ آئی نہ تیری قوم شرمائی

نہ تو اسلام کو سمجھا نہ کچھ اسلام کو برتا
نہ یہ نعمت کبھی چکھی نہ یہ لذت کبھی پائی
اگر اک جام بھی تو کوثر احمد سے پی لیتا
دم معجز نما سے خود کیا کرتا مسیحائی
فقط اسلام ہی اک دین برحق آب حیواں ہے
اسی سے پانی سے جس نے حیات طیبہ پائی
ز آدم تا بہ عیسیٰ سب اسی مٹکے کے واعظ تھے
اسی کا پیش خیمہ تھا مسیحا کی مسیحائی
خلیل اللہ کی ساری دعاؤں کا یہی لب تھا
محمد سے ہو نسل آذری کی عزت افزائی
عصائے موسوی و تخت داؤدی دم عیسیٰ
جلوس احمدی کیواسطے تھی یہ صف آرائی
خدا کا نور چمکا کوہ فاراں کوہ سینا پر
بہار بیخزاں گلزار ابراہیم میں آئی
ڈ داؤد و سلیماں کے نوشتے ہوگئے پورے
محمد پہلوان حق نے جب بدر میں شکل دکھلائی
وہی کونے کا پتھر تھا گرا جس پر وہ پیسا
نہ قیصر کی خبر آئی نہ کسریٰ نے انگڑائی
جو دولت آل اسرائیل کھو بیٹھے تھے غفلت
خدا کا شکر ہے وہ آل اسمٰعیل نے پائی
[illegible]
غلامی [illegible]
تعجب ہے کہ [illegible]
متی نے ایک [illegible]
زلازل قحط و طاعون [illegible]
یہ سب کچھ دیکھکر انکار [illegible]
عبث ہی انتظار ابن مریم تھا ارے ناداں
نکو تو آل اسرائیل کے مانند خود رائی
صلیبی موت ابن اللہ پر لعنت خدا کی در
پھر اوس پر رفع جسمانی یہی ہے تیری دانائی
بڑا کر بندۂ ناچیز کو معبود ٹھیرایا
گھٹایا تو گھٹا کر لعنتی زنجیر پہنائی
او ٹھاکر قبر سے مردہ کو پھر زندہ کیا تم نے
خدا کے ساتھ کرسی عرش پر اک اور بچھوائی
اوسی کی آمد ثانی کی تم نے آڑ پکڑی ہے
یہ کیا دیوانگی ہے کیوں بنے جاتے ہو سودائی
کہاں ہے معجزہ وہ حضرت یونس کا ای واعظ
دکھاؤ تو ہمیں اے باخبر دیندار عیسائی
ستم ہے علم و عقل و ہوش کھو کر تم ہوئے رسوا
تمہارے پیچھے پیچھے ہر جگہ پھرتی ہے رسوائی
کجا قرآن کے حافظ کجا انجیل کے واعظ
کہاں توحید کے شیدا کہاں دنیا کے شیدائی
گئے وہ دن کہ اس گندم نمائی جو فروشی سے
بنالیتے کلام اپنا دکھاکر اپنی رعنائی
خدا بھیجا ڈھونڈکر اپنی بھیڑیوں میں چھوڑتا [illegible]
مسیحا ہے یہ کر کھولی تمہاری یہ مسیحائی

جناب ابن مریم کی صلیبی موت کو چھوڑو
یہ کوہ سخت ہے جسکو سمجھ بیٹھے ہو تم رائی
مدد تیری کریں اکبر مسیح و آل نذیر صاحب
کریں اس مسئلہ پر پارٹن کچھ خامہ فرسائی
تیری کمزوریاں تیری دلیلیں دیکھ لیں سب ہی
مناسب ہے کریں تیری مدد سب ملکی عیسائی
مگر اک راہ آسان اور بھی ہے وہ بتاتا ہوں
قسم کھائی صلیبی موت پر تو اے کلیسائی
چھٹے جھگڑے سے تیر یجان قصہ مختصر ٹھیرے
خوشی سے جائیں اپنے گھر یہ سب تماشائی
خدا کا نام لیکر میرا تیرا فیصلہ کر دے
کہ حق پر کون ہے کس نے شہادت حق کی جھٹلائی
وہی ہے فیصلہ جسکو پچھلے سال دہلی میں
وفات ابن مریم کے لئے [illegible]
یہی خنجر ہے جو [illegible]
انہوں [illegible]
ابو القاسم کا [illegible] انہوں [illegible]
نہ ہوا انکار سے [illegible]
نکل [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] موت صلیبی کا فیصلہ چاہتے ہیں اور جس پیالہ کو آپ ٹالنا چاہتے تھے وہ ہم آپکے منہ سے لگاتے ہیں اگر تم میں کچھ غیرت ہے جو اوسکو پینے کیلئے آمادہ ہو جاؤ ورنہ صورت نہ دکھاؤ۔ اب سنو آپکے یہ پیالہ مولوی صاحب کی سامنے پیش کیا تھا۔ مولویصاحب حسب آیت مباہلہ قرآنی مجمع عام میں اللہ جل شانہ کی روبرو کھڑے ہوکر ان الفاظ میں قسم کھادیں کہ میں اپنے یقین دلی اور اطمینان قلبی سے ایمان ساتھ کہتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کی وفات قرآن و حدیث سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتی بلکہ قرآن حدیث سے حیات صعود آسمانی بجسد عنصری خاکی بشری ثابت ہوتا ہے پس اگر میں اپنی شہادت میں جھوٹا ہوں تو اے خدائے عزیز مجھکو مورد اس آیت مباہلہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا فرما۔ اسپر جملہ حاضرین آمین کہیں۔ اے اہل اسلام یہ تھا فیصلہ قطعی کہ ہمنے اپنا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیشکرنا چاہا مگر مولوی صاحب نے خدائی فیصلہ کو بوجہ خاص منظور نکیا تھی مختصا لیجئے احمد مسیح صاحب ہم تمہارا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیشکرتے ہیں۔ آپ بہت جلد خدا کی عدالت میں حاضر ہونیکے لئے مستعد

پادری احمد مسیح کا مولوی عبد الحمید صاحب [illegible]

ہوکر تعیین تاریخ فرمادیں۔ فقط

المشتہر عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی تراہا بیرم خاں پرانی منڈی پھولکی - مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء

دو عجیب آبادی بزرگوں میں خط و کتابت

{ مندرجہ ذیل خط و کتابت محض نصحاً لخلق اللہ شائع کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر۔ }

عالیجناب مخدومی زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عزیزی مولوی سید اکرام علیصاحب نے آپ کا پیام پہونچایا میں اول تو آپ کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اس یاد فرمائی کر محبت صادقہ کا ثبوت دیا کیونکہ سچا دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو اوس چیز کیطرف بلا دے جسکی نسبت وہ یقین کرتا ہے کہ اوس کے خیال میں دنیا میں اوس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے گو یہ اوس کا مفروضہ صحیح ہو یا غلط لیکن وہ بحالت [illegible] مستحق شکریہ ہے کیونکہ وہ [illegible] وجدانی سے جو ایک [illegible] غیر اختیاری امور [illegible] وہ دوسروں کے [illegible] کرتا ہے اور اوسکی طرف اپنے عزیزوں و دوستوں کو متوجہ کرتا ہے۔ تو یہ اوس کی نیک نفسی اور ہمدردی کے لئے ایک دلیل قوی ہے۔

بعدہ میں نفس مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جناب من جب سے میں آپ کی عنایت سے **الحکم دیکھہ رہا ہوں** یا جناب قادیانی صاحب کے بعض تصانیف پر اپنے حسب استعداد غور کرتا ہوں تو اتنا ضرور یقین کرتا ہوں کہ عالیجناب قادیانی صاحب فی الواقع ایک عالم ایسے ہیں جو **مجدد ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں** اور اُنہوں نے **اسلام کی حقانیت کو غیر مذاہب والوں کے مقابلہ میں حسب موقع عمدہ طور پر ثابت فرمایا اور عند الضرورت اور بھی ثابت کر سکینگے** اور یقیناً دین محمدی صلعم کو غیر اقوام کے مقابلہ میں آپ کی ذات بابرکات سے بہت کچھہ **مدد ملی اور ملنے کی اُمّید ہے**۔ لیکن آپ کا یہ ارشاد کہ (ایک مرسل کی دید میں **عجائبات الٰہی کا دیکھنا ہوگا**) اور منکرین سے قرآن مجید مملو ہے" غور و تصفیہ طلب ہے۔

جب ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت رسالتمآب صلعم خاتم المرسلین ہیں۔ تو اب جناب قادیانی صاحب کیونکر مرسل من اللہ ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ فرماویں کہ جناب قادیانی صاحب حضرت سرور عالم صلعم کی **شان رسالت کے پرتو ہیں**۔ اور اس اعتبار کرنے سے مرسل ہیں تو اسمیں قادیانی صاحب قبلہ کی خصوصیت کیا ہے جس مومن کامل کا قلب پر حضور انور صلعم کا پرتو ہوگا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے قلب پر رسالتمآب صلعم کا پرتو ہے بلکہ میں فنافی الرسول ہوں تو کیا وہ مرسل من اللہ ہو سکتا ہے اور حبیب اللہ تعالےٰ نے یہ فرمادیا ہے کہ

اِنّی اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ تو اب کیا چیز باقی رہ گئی تھی جسکے لئے پھر اور مرسل کی ضرورت تھی اگر ایسی ہی ضرورت تھی تو پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حق تھا کیونکہ خود حضور انور صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کسی نبی یا رسول کی ضرورت ہوتی تو اس حدیث کے مستحق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ پس اب اگر کوئی شخص ہمکو آفتاب مشرق سے نکلنے کے عوض شمال سے نکلوا کر دکھا دے اور یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ہم اوس سے بھی موذہ پھیر لینگے اور [illegible] کرینگے کہ عجائبات روزگار سے یہہ بھی ایک اعجوبہ انعم تماشا ہے۔ اور بس اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ جناب قادیانی صاحب سے آپ خوش اعتقادی رکھیں لیکن مرسل من اللہ نہ سمجھیں کیونکہ رسالت ختم ہوکر بارہ سو برس سے زیادہ عرصہ ہوا۔ ہاں مرسل من اللہ رسالت کا دعویٰ باطنی طور پر کیا جاتا تو وہ دوسری بات تھی۔

اب رہی مثیل مسیح و مہدی موعود۔ مثیل مسیح کے متعلق ہمارا یعنی خاصکر میرا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ہم عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت تسلیم کرلیں اور ارباب تصوف کے اصول کے موافق حضرت قادیانی صاحب کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے قدم پر ہونیکے دعوے کے متعلق سکوت کریں تو ہمارا کوئی ہرج نہیں ہے اور یہ امور ہمارے مذہبی عقائد میں داخل ہیں۔

اب رہے مہدی موعود اسکے متعلق مولوی زمانخانصاحب شہید مرحوم نے بعد تحقیق و تدقیق جو امور مہدی موعود کے لئے شروط لازم احادیث مستند و بروایات صادقہ و متواترہ سے قرار دی ہیں اوسکو آپ کتاب ہدیہ مہدویہ میں بغور ملاحظہ فرماویں اور اوس کے بعد اس امر کا فیصلہ کیا جاوے۔ کہ آیا مہدی موعود قادیانی صاحب ہو سکتے ہیں۔ اسپر بھی ہم دیکھنے سے ہیں

قادیانی صاحب قبلہ سے ہماری قوم یا اسلام کو کیا فائدہ پہونچتا ہے علاوہ بریں حضرت مہدی موعود کی بیعت بیعت الرشد ہوگی نہ کہ بیعت تلقین مذہب اوسکا حصول موجب مدارج دینی ہوگا۔
اور عدم حصول کیصورت میں کوئی شخص اسلام سے خارج یا گمراہ نہ ہوسکیگا۔

سید محبوب علی عفی عنہ

آپ نے یہ جو فرمایا کہ قرآن منکرین سے مملو ہے تو اس سے آپ کی کیا مراد ہے آیا قادیانی صاحب قبلہ کی مرسلیت کے انکار کے متعلق قرآن نے تہدید فرمایا ہے یا توحید حقہ و حضرت رسالتمآب صلعم کی رسالت کے خاتم کی نسبت اگر امر اول ہے تو براہ کرم اوسکا حوالہ دیجئے پہر ہم بہی آپ کے ساتھ ہیں ورنہ یضل بہ کثیرًا ویھدی بہ کثیرًا کا خوف دامنگیر حال ہے۔
امر دوم کی نسبت تو خود قرآن و خدا ساری خدائی پکار پکار کر ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ اس سے جناب قادیانی صاحب قبلہ کو کیا فائدہ پہونچتا ہے ہم جناب قادیانی صاحب قبلہ کو مقدس و برگزیدہ و عالم متبحر مسلمان مانتے ہیں۔ اور یہ بہی ممکن ہے کہ آپ کا قلب تجلیات الہی سے منور ہو اور الہام بہی ہوتا ہو۔ اور تزکیۂ انفاس میں آپ کے پاک نفس سے کافی مدد ملتی ہو۔ اور کیا عجب ہے کہ اس صدی کے مجدد زبردست ہوں۔
پس آپ بہی اگر بحیثیت ایک مرید صادق اور اعتقاد کے حضرت موصوف سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے مبارکی ہے اور خدا صاحب بہ سلامتی ایمان آپ کو اس ارادہ میں کامیاب فرماوے اور خصوصًا میرے لئے بہی دعا کے لئے بوقت حضوری و حصول قدم بوسی عرض کیجئے بلکہ یہہ میری تحریر ہی اگر آپ حضرت ممدوح کی خدمت میں پیش فرماویں اور اس کی نسبت کیا ارشاد ہوتا ہے مطلع فرماویں تو آپ کی عنایت ہے۔
سردست میری حاضری ناممکن ہے اگر فیضان باطنی کی غرض سے بحیثیت مرشد کامل قدشہماے فوق الذکر مجکو موقع ملے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اوس موقع کو ہاتھ سے ندونگا۔ اس تحریر کو ذیل کے شعر پر ختم کرتا ہوں۔ ؎

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

خاکسار ازلی سید محبوب علی عفی عنہ۔

مکرر

تصور معاف میں یہ سمجھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی کو متعلق چیز کہے ہونگے کیونکہ ایسا علی العموم اعلان سنت نبوی و احکام قرآنی کے خلاف ہے

کیا آپکو یہ واقعہ یاد نہیں ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک شب بام کعبہ سے کسی کی آواز سنکر بے چین ہوئے اور جب بحالت بے چینی وہاں پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص بام کعبہ کی چہت سے لپٹا ہوا یہہ کہہ رہا ہے۔ الٰہی دوزخ کی آگ سے مجکو جلایا جائیگا یا نہ جلایا جاویگا انتڑیاں نار جہنم سے بہری جائینگی یا نہ بہری جائیں گی وغیرہ وغیرہ
تو خواجہ صاحب علیہ الرحمہ نے یہہ سمجہا کہ یہ کوئی گنہگار شخص ہے جو یوں زار و نالے کر رہا ہے۔
اسلئے آپ اوس کے دیکھنے کے منتظر ہے جب صاحب زار و نالہ بام کعبہ سے نیچے تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین حسین علیہ السلام ہیں۔ فورًا آپ قدموں پر گر پڑے اور عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول تو آپکے لئے آپ کی ذاتی عظمت کافی ہے دوسرے آپ کے جد اکرم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تیسرے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذریعہ اور حضرت علی علیہ السلام کا وسیلہ کیا نجات کے لئے کم سامان ہے جو آپ ایسے بے چین ہیں تو آپنے فرمایا یہہ سب کچھہ صحیح ہے لیکن جس روز آیۂ
وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔
کا نزول ہوا تو خود حضرت رسالتمآب صلعم نے جنابہ فاطمہ علیہا السلام کو بلا کر تنبیہًا فرمایا کہ
اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یعنے اے فاطمہ پدری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فردائے قیامت کچہہ کارگر نہوگی عذاب دوزخ کا نظر انداز نکر دیا جاوے۔
تو جب پدری حضرت رسالت پناہ صلعم حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کارگر نہوگی تو پدری حضرت علی علیہ السلام میرے لئے کیونکر کارآمد ہوگی پس یہی خوف دامنگیر حال ہے۔ وغیرہ وغیرہ
اب آپ غور فرمائیے کہ ایسے ایسے خلاصہ کائنات کا یہ حال ہے تو آپ ہی انصافًا فیصلہ فرمائیے۔
کہ مقبرۂ سرزمین قادیان کیونکر موجب نجات ہوگا اور جو دعوے کہ خود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بالعموم نہیں فرمایا تو حضرت قادیانی صاحب کیونکر کر سکتے ہیں اور ایسے دعوے کی تسلیم سے کیا قادیانی صاحب کی فضیلت معاذ اللہ حضرت سرور عالم صلعم پر ضمنًا مترشح و ثابت نہیں ہوتی اور کیا ایسی فضیلت کے قبول کرنے سے ایمان باقی رہتا ہے۔ یقینًا آپ عقل سلیم سے اسکا تصفیہ کرینگے اور یہہ میری تحریر ضرور جناب قادیانی صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کر کے اسکی نسبت جو کچھہ صاحب موصوف صراحت فرمائینگے اوس سے مجھکو ضرور مطلع کرینگے ورنہ خدا کے پاس آپ

ذمہ دار ہونگے۔ فقط

سید محبوب علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
کرمنامہ میرے عریضہ کے جواب میں پہونچا جسکو مینے نہایت غور اور توجہ سے پڑہا۔ فی الحقیقت میری غرض اور میرا مدعا یہی ہے کہ وہ نور اور روشنی جو مینے پائی ہے اسکی طرف آپ کی رہنمائی کروں اور یہ محض ابتغاء الوجہ اللہ و نصحًا لخلق اللہ ہے۔ میں اس عریضہ کو لمبا کرنے کی ضرورت نہیں سمجہتا صرف چند ضروری امور پر آپ کی نظر ثانی کرانی چاہتا ہوں۔
آپ عالیجناب حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس مقام تک پہونچے ہیں کہ وہ مجدد ہونے کی حیثیت رکہتے ہیں اور انہوں نے اسلام کی حقانیت کو غیر مذاہب والوں کے مقابلہ میں حسب موقع عمدہ طور پر ثابت فرمایا وغیرہ کچھہ شک نہیں آپ کی یہ رائے گو اپنے اندر رنگ قابلیت و استحقاق رکہتی ہے مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس فی الحقیقت مجدد موعود ہیں اور اسلام کی حمایت و نصرت جو آپ کے ذریعہ ہوئی وہ کوئی ایسا مخفی امر نہیں جسکو دوسرے لوگ جانتے ہوں بلکہ سب سے تلخ دشمن مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں آنحضرت کی نسبت مندرجہ ذیل ریمارک کیا۔ جو اس نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکہا ہے اور وہ یہ ہے۔
"اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آجتک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آیندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا اور اسکا مولف بہی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجہے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتاوے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصًا فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ

پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ نصرت حالی کا بہی بیڑا اٹہالیا ہو اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھہ یہ دعوے کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اسکا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا غیر اقوام کو مزا بہی چکھا دیا ہو"
یہہ رائے اس شخص کی حضرت اقدس مرزا صاحب کی نصرت و حمایت دین کے متعلق ہے جو آپ کا خطرناک دشمن ہے اور الفضل ما شہدت بہ الاعداء امر مسلم ہے خود ہی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں لہذا اب امر غور طلب یہ ہے کہ جو شخص حمایت دین کے لئے ایسا ممتاز اور مشارٌ الیہ ہو چکا ہو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی نصرت اور تائید کے لئے تیار نہ ہو؟ کبہی نہیں۔
پس کم از کم وہ شخص جو حمایت دین کا ایسا جوش اپنے اندر رکہتا ہے یہہ ناممکن ہے کہ حمایت دین کی بجائے تخریب دین کرے معاذ اللہ منہ۔
اور اس سے بڑہ کر تخریب کیا ہو سکتی ہے کہ وہ مفتری علے اللہ ہو۔ اور پہر ہم جب سنت اللہ میں اس امر کو مشاہدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی مفتری کو مہلت نہیں دیتا ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت صادقہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے تو یہہ امر اور بہی کہل جاتا ہے کہ یہہ شخص اپنے دعاوی میں مفتری اور کذاب نہیں ہو سکتا اور حمایت دین اور نصرت اسلام پر جوش دلی رکہتا ہوا کبہی دنیا کو گمراہ کرنے کا وہم بہی نہیں کر سکتا۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب کا حامی دین ہونا ہی انکے تمام دعاوی کی صداقت کو ثابت کر دیتا ہے۔ اگرچہ ان کے دعاوی کے بے شمار دلائل ہیں۔ ہاں جو لوگ آپ کی مخالفت کرتے ہیں وہ آپ کے دعاوی کی صحت کی پڑتال کرتے وقت یہہ غلطی کر بیٹھتے ہیں کہ وہ منہاج نبوۃ کے طریق کو چہوڑ کر اپنے خیالی اور خود تراشیدہ معیار پر آپ کو پرکہتے ہیں اور یہ راہ خطرناک ہے۔ لیکن جب ایک شخص محض صدق نیت سے رضاء الٰہی کا طالب ہو کر اور خشیت اللہ سے لبریز دل لیکر مامورین و مرسلین کے معیار پر آپ کو دیکہے گا تو یقینًا اسکا دل بول اٹہے گا کہ فی الحقیقت جناب مرزا صاحب خدا تعالےٰ کے مامور اور اس صدی کے مجدد اور مریضان امت کے مسیح اور گمرہان ملت کے لئے مہدی ہیں +
میں نہایت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ آپ کو مرسل من اللہ کے لفظ پر اعتراض ہوا ہے

محض اس جہت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اگرچہ یہ مسئلہ بہت تفصیل اور تصریح چاہتا ہے لیکن میں بجائے اسکے کہ خود اس پر کچھ لکھوں۔ بالفعل جناب سیدنا مسیح موعود صاحب کے اپنے قلم سے نکلے ہوئے ایک مضمون کو یہاں درج کر دیتا ہوں۔ اگر اسکے بعد بھی آپ کے دل میں کوئی امر تفصیل طلب ہو تو مجھے خوشی ہوگی کہ اسکو صاف کیا جاوے۔ مجھے آپ کی نسبت نیک معلوم ہوتی ہے اور آپ کے طرز تحریر میں رفق اور ملائمت ہے۔ تعصب اور عناد نہیں معلوم ہوتا اس لیئے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اس راز کو آپ پر … کی … خدا کرے … آپ کی … ۔

سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنے فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس کے معنے یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الآخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ۔ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنے لغت کے رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پاکر غیب کی خبر دینے والا پس جہاں یہ معنے صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئیگا اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفیٰ کی خبر اس کو مل نہیں سکتی اور یہ آیت روکتی ہے لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان معنوں کے رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ امت مکالمات ومخاطبات الہیہ سے بے نصیب ہے کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرور اس پر مطابق آیت لا یظھر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا اسی طرح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اسی کو ہم رسول کہیں گے۔ فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو یا جسکو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنافی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اسکا نام محمد اور احمد رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے ومن ادعی فقد کفر۔ اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغایرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوی نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مہر توڑنے کے آ نہیں سکتا کیونکہ اسکی نبوت ایک الگ نبوت ہے۔ اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔* سو یاد رکھنا چاہئے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنے عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنے ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں یا کیونکر اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جسکی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہیں معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول ہے کہ

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اسکے معنے صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنے بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا

---

* یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سے ظاہر ہے پس مصفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفیٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفیٰ غیب حسب منطوق آیت رسالت اور نبوت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ منہ

کی مہر نہیں ٹوٹتی* - یہ بات ظاہر ہے کہ جیسا میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے ایسا ہی میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے - اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے اون کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنے یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی - مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیا ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا - کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنے جبکہ میں بروزی طور پر . . . . آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوےٰ کیا - بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اسکا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنے اسکا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کی اہلبیت میں سے ہوگا+ - اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا - یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا - اسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہانتک کہ دونوں کے نام ایک کردیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز کے لئے یہ ضرور نہیں کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ ہو ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو سو یہ خیال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان معرفت کے سراسر خلاف ہے کہ آپ اس بیان کو تو چھوڑ دیں جو اظہار مفہوم بروز کے لئے ضروری ہے اور یہ امر ظاہر کرنا شروع کردیں کہ وہ میرا نواسہ ہوگا بھلا نواسہ ہونے سے بروز کو کیا تعلق اور اگر بروز کے لئے یہ تعلق ضروری تھا تو فقط نواسہ ہونے کی ایک ناقص نسبت کیوں اختیار کی گئی بیٹا ہونا چاہیئے لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت وآخرین منہم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے - جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسن کی اولاد بنایا اور کبھی حسین کی اور کبھی عباس کی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا اس کے نام کا وارث اس کے خلق کا وارث اس کے علم کا وارث اسکی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائیگا اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس سے لے گا اور اوس میں فنا ہوکر اس کے چہرہ کو دکھائے گا پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا اس کا خلق لے گا اس کا علم لے گا ایسا ہی اوس کا نبی لقب بھی لے گا - کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہانتک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جیسا کہ بروزی طور پر محمد اور احمد نام رکھے جانے سے دو محمد اور دو احمد نہیں ہو گئے - اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں اس طرح پر تو محمد کے نام کی نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رہی تمام انبیاء علیہم السلام کا اسپر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ - من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی - تاکس نہ گوید بعد زین من دیگرم تو دیگری - لیکن اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے تو بغیر خاتم النبیین کی مہر توڑنے کے کیونکر دنیا میں آسکتے ہیں - غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھہ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اور انبیا کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ نے معراج کی رات جب دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے مقام سے آگے نکل گئے تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی تو پھر جس حالت میں خدا تو فرماوے کہ تیرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف عیسیٰ کو بھیجدے تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آزاری کا موجب ہوگا - غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مہر ٹوٹتی ہے لیکن کسی دوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخ کنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے کہ عظیم الشان کام دجال کُشی کا عیسیٰ سے ہوا نہ آنحضرت سے اور آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نعوذ باللہ اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی - اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے - ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھہ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہوگیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں - خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ہے وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہے اور اس فضول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں نشان نہیں اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح برخلاف ہے لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہورہا ہے جیسا کہ آیت وآخرین منہم سے ظاہر ہے اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے - لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا تصریح ذکر نہیں کیا یعنے مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہ کیطرح زیر تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے -

* - یہہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مہر ٹوٹی اور نہ امت کے کل افراد مفہوم نبوت سے جو آیت لا یظہر علےٰ غیبہ کے مطابق ہے محروم رہے مگر حضرت عیسےٰ کو دوبارہ اتارنے سے جن کی نبوت اسلام سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے اسلام کا کچھہ باقی نہیں رہتا اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب لازم آتی ہے اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سنیں گے سو گالیاں دیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون - منہ

+ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کرکے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دیگی - معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اوس سے بھی مراد میں ہوں ورنہ اوس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی اور میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں - اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اوس میں سے ہوں چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے - منہ

اس آیت کریمہ میں اشارہ مطلوب ہے کہ موردِ بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے اس لئے اس کی بروزی نبوت اور رسالت سے مہر ختمیت نہیں ٹوٹتی پس آیت میں اس کو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا اور اسکی عوض میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے اور اسی طرح آیت انا اعطینا ک الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئیگا یعنے دینی برکات کے چشمے بہ نکلیں گے اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی۔ اور گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں لیکن میں روحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بروزی نسبت ہے۔ اب اس تمام تحریر سے مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوٰے کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوے نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام ....

....

میں امید کرتا ہوں کہ یہ مضمون آپ کے وہم کا ازالہ کر دے گا۔ آیت الیوم اکملت لکم دینکم پر جناب نے توجہ نہیں فرمائی۔ یہ آیت بجائے خود حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔ اسواسطے کہ تکمیل دو قسم کی تھی ایک تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل تبلیغ ہدایت۔ پس تکمیل ہدایت و شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہو چکی آپ کے بعد اگر کوئی شخص جدید ہدایت و شریعت کا مدعی ہے تو وہ کذاب اور دجال ہے۔ ہاں تکمیل تبلیغ ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کے زمانہ کو مخصوص کیا ہوا تھا جیسا کہ آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله کے متعلق تمام مفسرین بالاتفاق کہتے ہیں کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ اور اسوقت اشاعت کی تکمیل کی جو صورتیں موجود ہیں۔ اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ ایسی سہولتیں اور آرام میسر ہیں کہ جن کی نظیر نہیں۔ پریس کا اجرا۔ اخبار وان تار دون ڈاکخانوں اور دوسرے بے شمار ایجادات نے کل دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے اور تمام مذاہب دنیا کے میدان میں نکل آئے ہیں یہانتک کہ مخفی در مخفی سوسائٹیوں کے اصول اور معتقدات بھی طشت ازبام ہو چکے۔ اب اس دنگل مذاہب میں اسلام کے اظہار کی ضرورت ہے کیونکہ اگر آج اسلام کو غالب کر کے نہ دکھایا جاوے تو آیت مذکور کا مفہوم باطل ٹھہر جائیگا پس ماننا پڑے گا کہ یہی وہ وقت مسیح موعود کا ہے اور جو شخص یہ کام کر رہا ہے اور اسکے ساتھ تائیدات الٰہیہ بھی ہیں اور وہ اپنے دعوے کے زبردست ثبوت ساتھ رکھتا ہے وہ قابل تسلیم ہے۔ اور اسکا انکار اللہ تعالےٰ کے ایک مامور و مرسل کا انکار ہے۔ یہ آیت اس امر کی بھی تصریح کرتی ہے کہ مسیح موعود کو رسول کہا گیا ہے۔ پس جناب اگر آیت اکملت لکم دینکم کی حقیقت اور فلسفہ پر غور فرماویں گے تو اور بھی حضرت اقدس کی صداقت کی شہادتیں آپ کو ملیں گی۔

آخر میں آپ نے مقبرہ بہشتی کے متعلق کچھ رقم فرمایا ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جانا ہی نجات کے لئے کافی ہے اور اعمال کی حاجت نہیں وہ سخت غلطی کرتا اور دھوکا دیتا ہے جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ یہ منشاء اور نہ مقصد۔ ہاں یہ یقینی امر ہے کہ مقبرہ بہشتی میں اسے ہی جگہ ملے گی جو اللہ تعالے کے نزدیک مغفور اور مرحوم ہے اور جو شرائط جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقبرہ میں داخل ہونے والوں کے متعلق تحریر فرمائی ہیں وہ بجائے خود جمیع اعمال صالحہ پر حاوی ہیں۔ اگر آپ ان ہدایات کو پڑھ لیں تو ...... آپ کو غالباً اعتراض کی ہرگز گنجائش نہ رہیگی اسلئے وہ ہدایات الگ پیکٹ کے ذریعہ آپ کو بھیجی جاتی ہیں پڑھنے کے بعد آپ کو کوئی اعتراض ہو تو بیشک لکھیں انشاء اللہ جواب دیا جاوے گی۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مقبرہ بہشتی کا اعلان اور قیام بھی بجائے خود حضرت مسیح موعود کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ شخص اعلائے کلمۃ اللہ اور نصرت دین قویم کا کیا جوش اپنے اندر رکھتا ہے جو مرنے سے پہلے اسلام کی اشاعت کا ایک مستقل سلسلہ جاری کرنے کی سعی کرتا ہے کیا یہ تڑپ کسی ایسے قلب میں ہو سکتی ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے اس خاص کام کے لئے مخصوص اور مطہر نہ کیا ہو؟

میں فی الحال اس خط کو بند کرتا ہوں۔ آیندہ آپ جو کچھ لکھیں گے اسپر اگر ضرورت پڑی تو اور تصریح کر دی جاوے گی لیکن میں ایک اور امر بھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی آسان اور صاف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ خالی الذہن ہو کر حضرت احدیت میں جناب مرزا صاحب کی متعلق دعا کریں کہ اے اللہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ تعالے کا مرسل اور اس صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی ہوں۔ اگر یہ شخص فی الحقیقت تیری طرف سے ہے اور زمانہ میں تیرے وعدے کے موافق آیا ہے تو مجھ پر اسکی صداقت کی حقیقت کھولدے میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ تہجد اور دوسری نمازوں میں التزاماً یہ دعا کرتے رہیں گے تو اللہ تعالے امر حق آپ پر کھولدے گا۔

والسلام

شذرات

تعلیمی کوکا پہلا شکر

یہاں پر آریہ اخبار پرچارک کی تازہ اشاعت میں ایک نہایت ہی پرجوش آرٹیکل گروکل آریوں کی تعلیمی انسٹیٹیوشن کی حمایت میں لکھا گیا ہے اس میں معمولی زوردار الفاظ کے ضمن میں مہاتما پارٹی کے لیڈر لالہ منشی رام صاحب کی مہمانی میں بھی چند سطریں لکھی ہیں جنکو پڑھ کر مجھے تعجب ہی ہوا وہ یہ ہیں۔

"مہاتما منشی رام کے بھروسہ پر مت رہو اپنے ادیسہ پر دو گرو منشی رام سے جتنا کام ہو سکتا تھا اسلئے انتھک کر کے پرماتما کے نیم کو توڑا اور اس کا پہل بھوگ رہا ہے۔ ...... شاریرک نیموں کی آپ کے گروکل کی خاطر بردیا نکر کے اسنے شاریرک کشٹ بھی خرید لیا وہ تمہارے ہاتھوں بک چکا ہے ...... لیکن خطرہ یہ ہے کہ اسوقت اس کے شریر کو زیادہ کشٹ دیکر کہیں تم ہمیشہ کے لئے اس کو کھو نہ بیٹھو"

لالہ منشی رام صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اسکی وجہ کثرت کار ہو یا ہجوم تفکرات مگر تعجب ہی جب کہ لالہ منشی رام صاحب اس جنم میں اپنے عمل سابقہ کا پہل بھوگ رہے ہیں تو انکی بیماری پر افسوس کیوں اور ان کی موت پر جو سب کو آنی یقینی ہے ایسا خوف کیوں ہے؟

آریہ بترو! اپنے مذہبی عقاید کو لکھتے وقت مد نظر رکھا کرو جبکہ کرموں کی گتی اٹل ہے اور کئے کا بدلا بدی ہے پھر لالہ منشی رام صاحب کو جو کچھ بھی بھگتنا پڑتا ہے خواہ مختلف قسم کی الزامات کیصورت میں یا بیماریوں اور تفکرات کے رنگ میں یہ سب پچھلے جنم کے افعال اعمال کا نتیجہ ہے انہیں بھگتنے دو۔ اور تم دیکھو کہ جزا اعمال کا فلسفہ کیا سبق دیتا ہے۔

پولٹیکل لٹریچر

اگر الحکم ایک خالص مذہبی پرچہ ہے اور اس میں پولٹیکل امور پر بحث کرنا ایڈیٹر کا مقصد نہیں ٹھیرایا گیا۔ تاہم مذہبی نکتہ خیال سے اس امر کا ظاہر کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کانگرسی اور اکثر ہندو اخبارات کا جنہیں زیادہ خیال سے آریہ اخبارات کہنا چاہئے) پولٹیکل لٹریچر یوماً فیوماً خطرناک رنگ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور ہر نیا دن اور انکی نئی اشاعت ایک جدید جوش اور شوریدہ سری کا نظارہ دکھاتا ہے۔ میں اس امر سے انکار نہیں کرتا کہ جائز طور پر مودبانہ طریق سے اپنی عرضداشتوں اور حوائج کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنا کبھی نامناسب نہیں سمجھا گیا لیکن بیجا جوش دکھا کر اپنی وفاداری اور فرمانبرداری کو داغ لگانا سخت خطرناک امر ہے۔ میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ اخبارات میں بڑے پرجوش آرٹیکل نکل رہے ہیں جو ملک میں بدامنی پھیلانے کیلئے کافی مصالحہ اپنے اندر رکھتے ہیں ۱۸۵۷ء کے واقعات کو دوہرایا جاتا ہے اور بعض دوسرے بیہودہ اور حماقت کے امور کو پیش کیا جاتا ہے اور وہ پھوڑا جو بنگال میں پکتا رہا ہے وہ ناسور بن کر پنجاب میں بھی نکلا ہے ... اور قوم کے بے گناہ افراد کو گزند پہنچے۔ اسلئے میں نہایت عاجزی سے اپنے معاصرین کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی رفتار کا اندازہ کریں اور بے وقوفوں کو بھڑکا کر تماشا نہ دیکھیں۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی برکات اور احسانات کا غور مطالعہ کریں اور ملک میں قلق کی بجائے وفاداری اور احسان پروری کی روح پیدا کریں۔ پھر وہ خود دیکھ لیں گے کہ انہوں نے اپنی شکایات کا اندازہ غلط کیا تھا۔ گورنمنٹ آخر گورنمنٹ ہے وہ تمہارے دبائے سے دب نہیں سکتی۔ اسکی خاموشی اور بردباری سے فائدہ اٹھاؤ بہتر ہے جوش کو دباؤ۔ اور ادب کے طریقے اختیار کرو۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واجب الاحترام امام ایسی تحریکوں کو جو پولٹیکل رنگ میں ہو رہی ہیں ہمیشہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اسلئے کوئی احمدی ان تحریکوں سے ہمدردی نہیں کر سکتا اور نہ اسکی ضرورت ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واجب الاحترام پیشوا دنیا کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کا اہم فرض لیکر آیا ہے وہ ساری آسائشوں اور راحتوں کا اصل الاصول خدا پرستی اور خدا ترسی کو قرار دیتا ہے۔ مادی ترقیوں کو اصل مقصد سے دور لیجانے والی چیز سمجھتا ہے اسلئے جو امر ہماری نظر میں نوع انسان کے لئے مفید ہے اسے ہم پیش کئے دیتے ہیں۔ یہ تمہارا اختیار ہے ہمیں بزدل کہو یا خوشامدی!

عفاک اللہ نکو گفتی؟

معزز اخبار مفید عام میں کسی احمان فاروقی تہانوی" نے ایڈیٹر صاحب الحکم کی تراش خاک کو عنوان سے ایک مضمون مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی موت پر لکھ کر گڑے مردے اکھاڑنے کی کوشش کی ہے جو گویا ۲۴ سال گذشتہ ۱۹۰۵ء کے الحکم کے کسی نوٹ کا جواب ہے میں اس نوٹ کا خود ... جواب ... ضرورت ... نہیں سمجھتا ... ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ پیشگوئی

۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ

الہام الٰہی :- دشمن کا بھی ایک وار نکلا -

وتلک الایام نداولھا بین الناس

یعنی کوئی ایسا امر ہے جو خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا - جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر ہے جو خدا کی طرف سے ہوگا - یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کی ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا کہ کفار کو سخت شکست آئی اور نامی افسر اور سرگروہ ان کی فوج کے اسی لڑائی میں مارے گئے جیسا کہ ابوجہل - یہ خوشی تو مومنوں کو پہونچی - پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور احد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا اسوقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو سنت اللہ سے ناواقف تھے - یہ خیال بھی آیا کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی + - تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا - جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس یعنی اگر تم کو احد کی لڑائی میں دکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی اور ایسا ہی دکھ اور نقصان پڑا تھا - یہاں تک کہ جس کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا اور بڑے بڑے کافر مارے گئے پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ صحابہ نے شربت شہادت پیا تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا

+ نوٹ - اسی کے ہم رنگ واقعہ عبد اللہ آتھم اور لیکھرام تھا عبد اللہ آتھم عین شرطی پیشگوئی کے موافق مرا مگر نا سمجھی سے مخالفوں نے میعاد پر بہت خوشی ظاہر کی کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا یہی معاملہ ایسا تھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی نسبت شبہ لہم کا معاملہ تھا خدا کو منظور تھا کہ بموجب اپنے قانون قدرت وتلک الایام نداولھا بین الناس مخالفوں کو خوشی پہونچائے کیونکہ بدر کی لڑائی نے ان کو غمگین کر رکھا تھا اور یہ خوشی بھی قائم نہ رہی کیونکہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی جو سنہ بند ہو گئے -

یہی قانون قدرت ہے کہ کبھی کافر فتح کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اٹھاتے ہیں - اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے - جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلا مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے جو کافر مارے خوشی کے اچھلنے پھرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس اپنی وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اسی بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک سلسلہ غم دیکھ رہے ہیں اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولھا بین الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جائے سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا -

اور جو نشان اس تھوڑے عرصہ میں ہماری تائید میں ظاہر ہوئے جو ہماری خوشی کا موجب اور مخالفوں کے رنج کا موجب تھے وہ بہ تفصیل ذیل ہیں اول سب سے پہلے مسمی کرم دین ساکن بھین ضلع جہلم کے مقدمات میں دو رحمت کے نشان خدا تعالیٰ کے ظاہر ہوئے پہلے وہ مقدمہ ہے جو کرم دین مذکور نے جہلم کی عدالت میں بصیغہ فوجداری مجھ پر دائر کیا تھا اس میں خدا تعالیٰ نے قبل فیصلہ اس مقدمہ کی مجھے خبر دی کہ کرم دین مذکور ناکام رہے گا اور شکست کھائیگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا - چنانچہ ابھی مقدمہ زیر تجویز ہی تھا کہ میں نے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں اس پیشگوئی کو چھاپ کر شائع کر دیا اور جب میری طلبی جہلم کی عدالت میں ہوئی تو میں کئی نسخے اس کتاب کے ساتھ لے گیا اور قبل فیصلہ مقدمہ لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور قادیان میں بھی جہلم کے جانے سے پہلے کئی نسخے اس کتاب کے تقسیم کئے اور ایک نسخہ حسب دستور گورنمنٹ میں بھی بھیج دیا - اور آخر پیشگوئی کے مطابق کرم دین کے مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت جہلم نے خارج کر دیا - یہ پہلا نشان ہے جو ظاہر ہوا - پھر ایک اور مقدمہ کرم دین مذکور نے فوجداری میں میرے پر گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا اور اس پر بھی ہماری جماعت میں سے ایک شخص کی طرف سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہو گیا - ان مقدمات کے فیصلہ سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ انجام کار میں کرم دین کے مقدمہ سے بری کیا جاؤنگا مگر وہ سزا پائیگا چنانچہ وہ پیشگوئی میں نے قبل فیصلہ مقدمہ کے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دی اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ کرم دین سزا پا گیا اور میں انجام کار بری کیا گیا اور یہ دو نشان تھے جو ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوئے - اور پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا یہ خبر بھی میں نے قبل از وقت الحکم اور بدر کے ذریعہ سے شائع کر دی - چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا - جس کی نقصان رسانی کی تفصیل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں - یہ چوتھا نشان تھا - جو ظاہر ہوا پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئیگا اور ۲۵ - فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئیگا - چنانچہ ۲۷ - فروری ۱۹۰۶ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا - جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں - اور یہ پانچواں نشان تھا جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا پھر ایسا اتفاق ہو گیا کہ ایک شخص چراغ الدین نام جموں کا رہنے والا جو ابتدا میں میرا مرید تھا مرتد ہو گیا اور یا دریوں کے ساتھ ایک خطرناک اختلاط اس کا ہو گیا اور اس نے پیغمبری کا دعوے بھی کیا - تب میں نے اس کی نسبت بد دعا کی اور مجھے خدا تعالیٰ سے الہام ہوا کہ خدا اس کو فنا کر دے گا اور اس کو غارت کرے گا اور اس پر غضب نازل کرے گا اور اشارہ کیا گیا کہ وہ طاعون سے مرے گا - اسی لئے میں نے طاعون کے رسالہ میں ہی (جو طاعون کے بارے میں میں نے لکھا تھا) جس کا نام دافع البلاء و معیار اہل الاصطفا ہے - یہ پیشگوئی درج کی چنانچہ وہ اپنی کتاب منارۃ المسیح کے ایک برس بعد (جس میں مجھے اس نے دجال قرار دیا ہے) اس قہر میں گرفتار ہوا - کہ اول دو لڑکے اور ایک لڑکی اسکی طاعون سے مری اور پھر چار اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا - اور یہ چھٹا نشان تھا - جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نشان ظہور میں آیا کہ اس نے اپنی طرف سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا اور اپنا ذکر کر کے اور میرا نام لے کر خدا سے یہ دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو مفتری اور حق کا دشمن ہے - خدا اس کو فنا کر دے اور حق اور باطل میں فیصلہ کر دے اس کی اس دعا پر صرف دو تین روز اس پر گذرے تھے کہ وہ خدا کے مواخذہ کے نیچے آگیا - اور ایک دردناک عذاب کیساتھ مرا کیونکہ اس سے زیادہ دردناک کونسا حادثہ ہوگا ؟ کہ پہلے اوس نے اپنے عزیز دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی آنکھ کے سامنے مرتی دیکھی اور اس پر مصیبت حادثہ کو مشاہدہ کر لیا کہ اب اس کی قطع نسل ہو گئی اور کوئی اس کی نسل میں سے باقی نہیں رہا اور پھر بعد اس کے ایسی طاعون سے بصد حسرت آپ موت کا پیالہ پیا اور ایمانی حالت کا یہ نمونہ دکھایا کہ دونوں لڑکوں کے مرنے کے بعد اس کے کلمات یہ تھے کہ اب خدا بھی میرا دشمن ہو گیا - ساتواں نشان تھا جو ظہور میں آیا - پھر بعد اس کے ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ ایک شخص ڈوئی نام کا صیہون نام ایک شہر میں رہتا تھا اور پیغمبر ہونے کا دعوے کیا تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا میں نے اسکو مباہلہ کے لئے بلایا - اس نے کچھ جواب نہ دیا اور بہت تکبر دکھلایا اور میں نے اس کی نسبت انگریزی رسالہ میں شائع کیا کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا - چنانچہ امریکہ کے اخباروں میں بھی یہ مضمون شائع ہو گیا - اب وہ کچھ عرصہ سے فالج کے مہلک مرض میں گرفتار ہو گیا اور ساری پیغمبری اس کی دریا برد ہو گئی اور چراغ دین کی طرح اس نے ثابت کر دیا کہ جھوٹا پیغمبر کس طرح جلد پکڑا جاتا ہے - اور اب امریکہ سے خبر آئی ہے کہ وہ قریب المرگ ہے - یہ آٹھواں نشان ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کیا ایسا ہی خدا نے مجھے اپنی پاک وحی سے خبر دی تھی کہ

ایک ہیبت ناک دشمن کی قوم ویران کر دی

جس کی یہ ابتلا ہوگئی تھی کہ بہت سے دشمن مر جائینگے اور ان کا گھر ویران ہو جائے گا - چنانچہ کچھ سیالکوٹ دیکھو کہ کتنے مقامات ہیں جن پر خدا آئے ہیں کہ اس زمین کو سخت مطیع اور ناپاک دل دشمن جو سخت متعصب تھے مع عیال و اطفال اس جہان سے گذر گئے جن کی تفصیل کسی مستقل رسالہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی - یہ نواں نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اس سال میں میری تائید میں ظاہر فرمایا - پھر پہلے اپنے متواتر اشتہارات میں بار بار شائع کیا تھا کہ دنیا میں سخت سخت زلزلے آئینگے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہونگے اور بہت موت ہوگی - چنانچہ ایسے زلزلے فارموسا جین اور سان فرانسسکو ملک امریکہ اور اٹلی میں آگئے اور وہ درحقیقت ایسے خوفناک ہیں کہ جو شخص پہلے میرے اشتہارات کو پڑھے گا اور پھر ان زلزلوں اور عام تباہی کا نقشہ اسکی نظر کے سامنے آجائیگا - اس کو بہرحال اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ وہی پیشگوئیاں ہیں کہ جو پہلے میری طرف سے ہو چکی ہیں - یہ تین نشان ہیں - جن کے ملانے سے بارانی نشان ہوتے ہیں جو ان دنوں میں ظہور میں آئے اور پانچ اور زلزلوں کا وعدہ ہے - جن کی انتظار کرنی چاہیئے -

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں - اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں - امریکہ کے مشہور اور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعوے کا ذکر آچکا ہے بلکہ اونہیں اخبار والوں نے لکھا تھا کہ پنجاب سے فلاں شخص ڈوئی کو جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے مباہلہ کے لئے بلاتا ہے اور ڈوئی اوس سے بھاگتا ہے - اس صورت میں

وہ بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں - ماسوا اس کے جبکہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت کُل زلازل سے پہلے جو ابھی ظہور میں آئے میری پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں - اور پھر واقع ہونے ان پیشگوئیوں کے انگریزی میں وہ رسالے میری جماعت کے لوگوں کو جو انگریز ہیں اور امریکہ کے ان حصّوں میں رہتے ہیں - پہونچ چکے ہیں - اور اس ملک میں عام طور پر بھی وہ رسالہ شائع ہو چکے ہیں تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ ان پیشگوئیوں کو بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں - ماسوا اس کے ان ممالک میں محض تہری طور پر زلزلے آئے ہیں - اور چونکہ ان زلازل کی نسبت پیشگوئیاں پہلے ہو چکی ہیں - اسلئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کر سکتے - ... ان میں واقع ہوئی ہیں - وہ ... گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے ہیں اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں کیونکہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو ان آفات کی خبر دی ہے - غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیشگوئی کی خبر ملے گی - ان کے لئے وہ نشان ہوا اگر وہ اس نشان کو ٹال دینگے - تو پھر کوئی اور عذاب آئیگا -

اب ایک یہ دوسرا نشان تازہ بتازہ ایک دو سفر کے بعد ظاہر ہو چکے ہیں اور دشمنوں کو بہت گرفت اور ہم و غم پہنچا ہے - تو مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالےٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا - جو کسی قدر دشمنوں کو خوشی کا باعث ہو جائے گا - معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خدا تعالےٰ نے ... ہے - کہ یہی ہماری عادت ہے کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کر دیا کرتے ہیں جیسا کہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں - لیکن انجام پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے - والسلام علی من اتبع الھدیٰ

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود

ریویو

کاشف الرموز موجز القانون کی فارسی ایک شرح ہے جس کا پہلا حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے مصنف صاحب کے منشاء اور خود شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار جلدوں میں یہ شرح تمام ہوگی -

موجز القانون ایک درسی مشہور کتاب ہے - ... طب یونانی کے طالب العلم کو اسکی ضرورت ہے - لاہور گمٹی بازار مکان حکیم ... مصنفہ شرح خلیق الرشید حکیم اللہ دین صاحب ایک مشہور اور فرد طبیب لاہور کے قیمتے سے ایک روپیہ ہے -

نور الدین از قادیان

ضرورت

(۱) مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک سینیر ٹرینڈ ٹیچر کی ضرورت ہے تجربہ کار احمدی کو ترجیح ہوگی - درخواستیں مع نقول سندات ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان کے نام ہوں -

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ماشکی اور ایک خاکروب کی ضرورت ہے مشاہرہ علاوہ خوراک ۵ روپیہ ماشکی و للعہ روپیہ خاکروب ہوگا احمدی احباب کوشش کر کے اچھے آدمی بھجوائیں -

(۳) ان اصحاب کی خدمت میں جنکے صاحبزادگان بورڈنگ ... میں رہتے ہیں التماس ہے کہ خرچ ماہوار کی تاریخ تک ارسال فرمایا کریں - کیونکہ روپیہ نہ پہنچنے سے اور ادھار اشیاء خریدنے سے بہت نقصان اور تکلیف ہوتی ہے - حساب ماہوار بدستور بھیجا جاتا رہیگا - کمی زیادتی کا فیصلہ بعد میں ہو جایا کرے گا -

(۴) چوہدری فضل محمد رئیس ہیگووال کے صاحبزادہ کے لئے ایک انگریزی ... مڈل پاس استاد کی ضرورت ہے مشاہرہ علاوہ خوراک ... ہوگا -

آپکا نیازمند

عبد الرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس -

کتاب تحفہ آریہ سماج پر ریمارک

یہ کتاب شیخ عبد العزیز صاحب المعروف ... سابق اپدیشک آریہ سماج سہما نے آریہ سماج اور اوس کے بانی مبانی سوامی دیانند صاحب سرسوتی اور اون کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا بطلان کے اظہار میں تالیف کی ہے -

صاحب موصوف بہت عرصہ آریہ سماج کے اپدیشک رہے ہیں اور علم سنسکرت میں عمدہ لیاقت رکھتے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ خدا نے حق پسند طبیعت عنایت فرمائی ہے - آپ عرصہ تک ستیارتھ پرکاش کے اکثر مسائل کو ویدوں کی تحریرات کے برخلاف سمجھکر اپنے شبہات کے تسلی بخش جواب حاصل کرنے کے لئے آریہ پنڈتوں سے تقاضا کرتے رہے مگر وہاں سے کچھ جواب نہ ملنے پر مایوسی کی حالت میں دہلی تشریف لا کر مشرف باسلام ہوئے - اور اسلام لانے کے بعد ایک چھوٹا سا رسالہ ترک وید بزم لکھا اور اسمیں مختصر کیفیت اپنے شبہات اور اسلام لانے اور مفصل بعنوان کتاب کی تحریر کا وعدہ تحریر فرمایا چنانچہ اب وہ کتاب قاسمی پریس دہلی میں چھپکر شائع ہو گئی ہے اور عمدہ قیمت ... ہے -

میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک سرسری نظر سے دیکھا ہے - اس کتاب پر ریویو لکھنا تو بہت بڑا کام ہے اسواسطے میں اسوقت یہ مختصر سا ریمارک ہدیہ ناظرین کرتا ہوں - میری رائے میں آریہ مذہب کی تردید کیلئے اپنی طرز کی یہ پہلی کتاب ہے - جسنے انہیں کی معتمد علیہ کتاب (ستیارتھ پرکاش) کا ویدوں کے برخلاف ہونا ثابت کر دیا ہے گو ہمارے مذہب کے علماء نے بڑی بڑے پُرزور دلائل اور براہین سے ویدمت کو باطل اور اسلام کو سچا مذہب ثابت کر کے بہت سی تصنیفات کی ہیں - اور ادھر آریہ صاحبان نے دشنام دہی اور فحش گوئی میں دیگر مذاہب والوں کی خوب خبر لی ہے اور اپنے مذہب کے اخلاق کا پورا نمونہ دکھلایا ہے - گو علماء اسلام کی زبان سنسکرت سے عدم واقفیت نے آریہ سماج کی الٹی زبان بند نہیں کی جیسا کہ اس کتاب نے - آریہ صاحبان اگر سچ کے طالب ہیں تو جب تک شیخ عبد العزیز صاحب کے اعتراضات کا کافی جواب نہ دیں اور ستیارتھ پرکاش کی اُن عبارتوں کو ویدوں کے عبارت کے مطابق کر کے نہ دکھلائیں اسوقت تک کسی غیر مذہب پر حملہ کرنا ڈھٹائی ہے -

اس کتاب میں اول بڑی خوبی یہ ہے کہ صاحب موصوف نے اس کتاب کی تحریر میں اخلاق محمدی کا پورا نمونہ دکھلایا ہے - جہاں ان کے کسی بزرگ کا نام آیا وہاں نہایت ادب اور تعظیم سے یاد کیا ہے اور نہایت ہی شایستہ الفاظ میں گفتگو کی ہے مسٹر دہرم پال صاحب کی طرح نہیں کہ انکا رسول تو کجا ان کے اماموں کو وہ پھبتیاں سنائیں کہ بھانڈوں کو مات کر دیا - مگر ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ مسٹر دہرم پال صاحب - اور شیخ عبد العزیز صاحب کے حسب و نسب میں جیسا کہ زمین و آسمان کا فرق ہے ویسا ہی ان دونوں کے مذہب میں بعد المشرقین و المغربین ہے دہرم پال بیچارے ایک غریب جو گاسکے گھر میں پیدا ہوئے - اور شیخ عبد العزیز صاحب معزز صاحب جائداد ہندو خاندان میں - دہرم پال نے دوسروں کے سہارے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور شیخ عبد العزیز حق کی تلاش میں پہلے آریہ ہوئے اور اس مذہب کی یہانتک واقفیت پیدا کی کہ مدتوں اس کے اپدیشک (واعظ) رہے اور اسکی خوب چھان بین کی اور آخر سچے نتیجہ کو پالیا - دہرم پال صرف یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے مذہب اسلام کی جملہ کتب دینیہ قرآن و حدیث - اصول تفسیر پر حاوی ہو گئے - اور ویدوں کے بھی حافظ بن گئے مگر دراصل آپ کو نہ قرآن کے مطالب سے واقفیت اور نہ ویدوں ہی کے علم سے خبر - شیخ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ آپ سچائی کے طالب ہیں اور حق متلاشی - دہرم پال صاحب کی تصنیفات شہادت دیتی ہیں کہ آپکو راستی کی تلاش نہیں صرف سوسائٹی کی عزت کا خیال ہے سو وہ تو صاحب اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے میری رائے کہ ناظرین کتاب تہذیب الاسلام اور تحفہ آریہ سماج کے مطالعہ سے بخوبی موازنہ کر سکتے ہیں -

دوسری خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ مولف نے جو کچھ لکھا ہے اپنی رائے اور قیاس سے نہیں لکھا بلکہ ویدوں اور اپنشدوں اور منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش کی عبارتیں نقل کر کے انکا مستند ترجمہ معتبر مترجمان کے بیان کے بموجب تحریر کیا ہے - احکم الحاکمین قادر مطلق خدا مولف کو تو فیق الکونین نیک نتیجہ عنایت فرماوے - یہ کتاب آریہ مذہب کے سچائی کے طالب اور پاک فطرت روحوں کو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے عمدہ ذریعہ ہوگی - خداوند تعالیٰ نے تین خدا بنانے والے آریوں میں سے ایک بہادر پہلوان کو اسلام کی حمایت کیلئے کھڑا کر دیا ہے مسلمانوں کو اس کتاب کی ترقی اشاعت میں کوشش کرنی چاہیئے - آریہ صاحبان اسوقت ہوش میں آئیں گے جبکہ ہر سچائی کا طالب شخص اپنے وعدہ کے مطابق قرآن اور وید کا مقابلہ کر کے دکھلائیگا - یہ ساری بھلائی ہمارے آنحضرت کے دم کی برکت سے ہے اور اوسی کی تائید کے لئے خداوند تعالےٰ اپنے سچے مذہب کی اعانت کے سامان پیدا کر رہا ہے - دیکھو اسلامی نور کس طرح چمک رہا ہے - واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون -

غلام احمد خان کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

گذارش

۲۴ - مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں حکیم احمد اللہ خان صاحب کا مضمون دیکھکر اپنے اگلے ہی روز اوسکا جواب قلم برداشتہ لکھکر دفتر الحکم روانہ کر دیا تہا - جو ۳۱ مارچ کے الحکم میں کیوجہ سے شائع نہو سکا آج بتاریخ پانچ اپریل ۱۹۰۶ء ۱۹ مارچ کا پیسہ اخبار ایک دوست صادق کا بھیجا ہوا میرے پاس پہنچا جس سے معلوم ہوا کہ اصل مضمون ۱۹ مارچ کے روزانہ پیسہ اخبار میں شائع ہو چکا تہا اوسی کی نقل ۲۴ مارچ کے ہفتہ وار میں تہی اس اصل اور نقل میں کسیقدر فرق ہے مگر یہ ٹہیک ہے کہ ۲۴ مارچ کے پیسہ اخبار میں اصل مضمون کا کامل خلاصہ تہا اور اوس خلاصہ کا جواب میں پیشتر ہی لکھکر روانہ کر چکا ہوں اسلئے ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ اس روزانہ پیسہ اخبار کے حوالہ سے مضمون پر علیحدہ کچھ لکھوں حکیم صاحب بالکل اطمینان رکھیں میں اون کی خدمتگذاری کیلئے بالکل مستعد اور تیار ہوں - آیندہ مضمون میں آپکے تمام خدشات ایک ساتھ ہی رفع کر دئیے جائینگے مگر اتنی گذارش ہے کہ جسطرح میں الحکم (جسمیں کوئی مضمون آپکی رد میں ہوتا ہے) فوراً آپکے پاس بھجوا دیتا ہوں - اسیطرح ایک نظر دیکھ لینے کے لئے روزانہ پیسہ اخبار میرے پاس بھی بھجوا دیا کیجئے - غضب ہے کہ ۱۹ مارچ کا اخبار اور آجتک مجھکو اوسکے دیکھنے کا موقع آپنے نہ دیا ... جیسے کثیر الاشاعت اخبار ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا — تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق میں مخلوق ہے فرق اتنا — زمیں اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
کئے فضل تو نے مجھ پر تو لاکھوں — ہے چہرہ ہی دیکھا تیرا اپنی انکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولا — میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
قلم جس لئے میں نے اب ہے اُٹھائی — تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا — جو مانے تجھے اوس کا غم کھانیوالا
مراد اس سے ہے جو وہ کردی تو پوری — تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالےٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں اور اوسکے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں۔ ڈھکی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ ہی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ لینے حاکم یا محکوم کے طفیل آپکے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کا زوداثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہوا۔ اسلئے اسکے متعلق میں زیادہ آپ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب بعض ناداں بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے نقارے گدگدی ہونے لگی۔ اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کیلئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصے کی بعینہٖ نقل ہی کردی۔ اور اسطرح نام کے تھوڑے سی تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کردیئے۔ اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں مفرح ہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں۔ اور بعض نے شروع ہی سے یہہ ہی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے۔ تا یہ لوگ اس جُبث پرستی سے باز آدیں۔ اور سمجھیں کہ رزّاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دھوکہ کھایا کہ :-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہونچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلان جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہٰذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں۔ تب اون کو جواب لکھے گئے کہ آپنے دھوکہ کھایا ہے۔ ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا۔ ورنہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ ومحنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اسکو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے۔ اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گذرے گا تو یقیناً آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے۔ اور اس اشتہار دینے والے کی منشا کیا ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور خدا تعالےٰ سب کا رزاق ہے۔ یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اوسکا معاوضہ ہوگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے۔ کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ۔ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نقالی اشتہار چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہ ہوگا۔ اور عاقبت نہایت برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ (واللہ عزیز ذوالانتقام)
دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا۔ مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب فی گیا ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے۔ مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا۔ اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر وحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو اپنا خیال ہی بنا لیو ے تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے۔ مانا کہ دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو۔ لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے +

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دھوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھکر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو۔ یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی
موجد مفرح عنبری
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونے والی بفضلہ یہی دوائی ہے جسکا نام